فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۹؍اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی شناخت کے واسطے حتمی اور یقینی ذریعہ خود خدا تعالیٰ کا کلام ہے

خدا کا کلام ہی ہے جو یقین کے اعلیٰ مراتب تک پہنچاتا ہے اور ایک طور سے خدا کے دیدار کا حکم رکھتا ہے

"خدا کی شناخت کے واسطے سوائے خدا کے کلام کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ ملاحظۂ مخلوقات سے انسان کو یہ معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس سے صرف ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ پس ایک شے کی نسبت ضرورت کا ثابت ہونا اور امر ہے اور حتمی طور پر اس کا موجود ہونا اور امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکمائے متقدمین میں سے جو لوگ محض قیاسی دلائل کے پابند رہے ہیں اور ان کی نظر صرف مخلوقات پر ہی رہی۔ انہوں نے اس میں بہت بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں اور کامل یقین ان کو جو بھی کے مرتبہ تک پہنچاتا ہے نصیب نہ ہوا۔ یہ صرف خدا کا کلام ہے۔ جو یقین کے اعلیٰ مراتب تک پہنچاتا ہے۔ خدا کا کلام تو ایک طور سے خدا کا دیدار ہے اور یہ شعر اس پر خوب صادق آتا ہے ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ؎ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

خدا تعالیٰ قادر ہے کہ جس شے میں چاہے طاقت بھر دیوے۔ پس اپنے دیدار والی طاقت اس نے اپنی گفتار میں بھر دی ہے۔ انبیاء نے اسی گفتار پر ہی تو اپنی جانیں دے دی ہیں کیا کوئی مجازی عاشق اس طرح کر سکتا ہے؟ اس گفتار کی وجہ سے کوئی نبی اس میدان میں قدم رکھ کر پھر پیچھے نہیں ہٹا اور نہ کوئی نبی کبھی بے دل ہوا ہے۔ جنگ اُحد کے واقعہ کی نسبت لوگوں نے تاویلیں کی ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ خدا کی اُس وقت جلالی تجلّی تھی اور سوائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی کو برداشت کی طاقت نہ تھی۔ اس لئے آپ وہاں ہی کھڑے رہے اور باقی اصحاب کا قدم اکھڑ گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی میں جیسے اس صدق و صفا کی نظیر نہیں ملتی جو آپ کو خدا سے تھا ایسا ہی ان الٰہی تائیدات کی نظیر بھی کہیں نہیں ملتی۔ جو آپ کے شامل حال ہیں۔ مثلاً آپ کی بعثت اور نصرت کا وقت ہی دیکھ لو۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۳۰، ۱۳۱)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ہمارے سال رواں کا یہ چھٹا مہینہ ہے۔ ۳۰؍اپریل کو سال کی پہلی ششماہی ختم ہو جائیگی قائدین مجالس سے التماس ہے کہ اس رنگ میں کوشش کریں کہ ۳۰؍اپریل سے پہلے پہلے ان کی طرف سے اپنے بجٹ کے کم از کم نصف حصہ کی ادائیگی ضرور ہو جائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ایک اہم تقریر

خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس کے پروگرام کے سلسلہ میں آج مورخہ ۹؍اپریل بروز جمعرات مکرم و محترم سید محمود احمد صاحب ناصر استاذ جامعہ احمدیہ "سات کبیری نیکیاں" کے موضوع پر بشیر ہال تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ۵۴ ۔۴ بعد نماز عشاء تقریر فرمائیں گے۔ جملہ خدام اور دیگر احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام میں شریک ہو کر مستفید ہوں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

فضل عمر ہسپتال کی عمارات کیلئے عطایا بھجوانے کی تحریک

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ —

کچھ عرصہ ہوا خاکسار کی طرف سے اخبار الفضل میں فضل عمر ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایا کی تحریک شائع ہوئی تھی۔ جس میں خاکسار نے لکھا تھا کہ عمارت کے ضروری حصہ کی تعمیر کچھ ہوگئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہسپتال زیر بار ہو گیا ہے۔ اور کچھ ضروری حصہ قابل تعمیر ہے۔ لہٰذا احباب جماعت زیادہ سے زیادہ عطایا بھجوا کر ممنون فرماویں۔ اس عرصہ میں کچھ دوستوں نے عطایا بھجوائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ مگر ابھی ہسپتال کی ضرورت کا بہت تھوڑا حصہ پورا ہو سکا ہے۔ لہٰذا خاکسار پھر احباب جماعت کی خدمت میں اس کارِ خیر میں حصہ لینے کی تحریک کرتا ہے۔ زمیندار احباب خاص توجہ فرماویں کیونکہ آج کل ان کو فصلوں کی آمد ہونے والی ہے۔ اور وہ سہولت سے حصہ لے سکتے ہیں۔ جزاھم اللہ

خاکسار۔ مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ اپریل ۶۲ء

مولوی عزیز زبیدی کی مغالطہ انگیزیاں

(قسط نمبر ۲)

باقی رہی یہ بات کہ ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام کیوں لیتے ہیں اور قادیان اور ربوہ کا ذکر کیوں کرتے ہیں؟ عرض ہے کہ کیا اپنے استاد کا نام لینا یا اپنی جماعت کے مرکز کا ذکر اسلام میں ممنوع ہے؟ پھر اس بات کو بھی پیش نظر رکھئے کہ یہ تو آپ بھی مانتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر تجدید و احیائے دینِ اسلام کریں گے۔ جب آپ تشریف لائے اور آپ نے اس کی تصدیق کر لی تو کیا یہ جرم ہوگا کہ آپ ان کے کام کا ذکر کریں اور لوگوں کو بتائیں کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں جنہوں نے آکر آپ کو اسلام کا سیدھا راستہ دکھایا پھر مولوی صاحب کیا یہ غلط ہے کہ احمدی وہی نمازیں پڑھتے ہیں۔ وہی روزے رکھتے ہیں۔ وہی کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھتے ہیں۔ وہی زکوٰۃ دیتے ہیں وہی حج کرتے ہیں جو ارکانِ اسلام قرآن و سنت رسول اللہ سے ثابت ہیں؟۔

ہم کہتے ہیں کہ قادیان اور ربوہ مقدس مقامات ہیں۔ آپ بتائیں کہ قرآن و سنت سے ایسا کہنا کیوں غلط ہے؟ کیا اسلام تمام دنیا کے چپہ چپہ کو مقدس بنانے کے لئے نہیں آیا۔ کسی مقام کے مقدس ہونے کے کیا معنی ہیں یہی نا کہ اس میں اسلام کا چرچا ہو اس میں کوئی ایسی ہستی موجود ہو یا اس سے ظاہر ہو جس نے اسلام کو تقویت پہنچائی ہو۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کیوں مقدس ہیں؟ بیت المقدس کیوں مقدس ہے؟ اگر احمدیت نے قادیان اور ربوہ کو بھی مقدس بنا دیا ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔ ہم تو ساری دنیا کو مقدس بنانے کے لئے اٹھے ہیں۔ ہم تو زمین کے چپہ چپہ پر توحید باری تعالےٰ اور رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا لہرانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ ہم تو زمین کے ہر شہر قصبہ اور گاؤں کو مکہ اور مدینہ کا نمونہ بنانے کا مقصد رکھتے ہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ لندن نیویارک ٹوکیو۔ ماسکو۔ پیکنگ الغرض ہر بڑے سے بڑا شہر اور چھوٹے سے چھوٹی بستی مقدس بن جائے۔ ہمارے لئے تو سرہند شریف بھی جہاں مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پیدا ہوئے مقدس ہے حتیٰ کہ دیوبند کو بھی مقدس سمجھتے ہیں جہاں حضرت محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ جیسے عام حقانیت نے ایک اسلامی تعلیم گاہ کی بنیاد رکھی تھی؟۔

پھر ذرا یہ تو غور کیجئے ہمارے امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے ہم کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھایا ہے اور ہماری جماعت کو وہ فعالیت بخشی ہے کہ آج آپ بیرونِ ملک اسلام کا جھنڈا گاڑنے کے لئے نہیں بلکہ بزعمِ خود "قادیانیت" کے مقابلہ کے لئے اپنی قسم کے علماء کا اتحاد کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ہم ایسے عظیم انسان کی پیدائش کے مقام کو مقدس نہ سمجھیں؟ اس کو اپنا مرکز نہ بنائیں؟ مندرجہ ذیل شعر اسی عظیم انسان نے کہا ہے ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کیا ایسے عظیم انسان کا ہم نام بھی نہ لیں۔ آخر یہ کس اسلام کی تعلیم ہے؟ ہاں ہاں ہم اس عظیم انسان کا ذکر ضرور کریں گے جس نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ازسرِ نو دنیا میں اچھالا ہے۔ ہاں ہاں ہم ان مقامات کو ضرور مقدس سمجھتے ہیں جہاں اس عظیم انسان نے جنم لیا اور جہاں سے اب سینکڑوں مبلغین اسلام ساری دنیا میں جا جا کر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کرتے ہیں اور جان و مال کی قربانیاں دے رہے ہیں۔

ہمیں معاف رکھیں اگر ہم یہ پوچھیں کہ آپ بتائیں آپ لوگوں نے اس ضمن میں اب تک کیا کام کیا ہے اور کیا کرنا چاہتے ہیں۔ یہی نا! کہ علماء اتحاد کرکے غیر ملکوں میں جائیں تاکہ جو کام احمدی کر رہے ہیں اس کو مٹایا جائے۔ مودودی صاحب نے رابطہ عالم اسلامی میں یہ تجویز پیش کرکے کہ رابطہ سعودی حکومت سے درخواست کرے کہ پاکستان سے وہ جن آدمیوں کے کام سپرد کرے وہ "قادیانی نہ ہوں احمدیت کا کیا بگاڑ لیا ہے؟ کیا احمدی سعودی حکومت کے کام کے منتظر بیٹھے ہیں؟ ہم مودودی صاحب کی طرح نہیں ہیں کہ رابطہ عالم اسلامی کے خرچ پر سفر کریں اور وہاں جا کر اپنے ملک و قوم کو اس طرح بدنام کریں۔ آخر یہ کونسا اسلام ہے؟ اور یہ کونسا اسلامی کارنامہ ہے جو مودودی صاحب نے سرانجام دیا ہے؟۔

زبیدی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اور یہ وہ طبقہ ہے جس کے چراغ زیست کی زندگی کا انحصار ہمیشہ ہی انہی باطل سہاروں پر رہا ہے۔ اور ہے۔ پہلے انگریز تھے اور اب یہ اور وہ —— اف ——
مصلحت نے زباں کو روک دیا
یاد آئی تھی کوئی بات مجھے
داستاں بن سکیں تو لے لیجے
یاد ہیں چند واقعات مجھے
(ایشیا ۳۱ ۳/۶۲ صـــ ۱۲)

یہ امر مغالطہ انگیزی ہے۔ ہمیں کسی بادشاہ یا کسی حکومت کا سہارا حاصل نہیں نہ رہا نہ ہے اور سوا اللہ تعالےٰ کے سہارے کے ہمیں کسی کے سہارے کی ضرورت نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے

بادشاہ تیرے کپڑوں سے
برکت ڈھونڈیں گے۔

یہ کام مودودی صاحب سے لوگوں کا ہے جو بادشاہوں کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔

درخواستِ دعا

میرا لڑکا عزیز نسیم اے وی بی۔ اے فائنل کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ احباب سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(علی احمد پٹواری ہیر احمد نگر متصل ربوہ)

قابلِ تقلید نمونہ

مکرم ملک محمد شفیع صاحب موصی ۲۴۴۵ صدر محلہ دارالرحمت وسطی نے اپنی وصیت حصہ جائیداد ۱/۹ حصہ کی بجائے ۱/۳ حصہ کی کر دی ہے۔ جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو اس نیکی کا زیادہ سے زیادہ اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

سلام و صلح و خلوص و امان لائے ہیں

یہ ارمغان ہم اہلِ جہان لائے ہیں
مسیحِ وقت کا زندہ نشان لائے ہیں

جہاں سے جنگ کا نام و نشاں مٹائیں گے
سلام و صلح و خلوص و امان لائے ہیں

ہیں اس کی نوک پہ قرآں کی آیتیں جاری
ہم اپنے منہ میں مقدس زبان لائے ہیں

دل و دماغ پہ جس کا نشانہ لگتا ہے
ہم اپنے ساتھ وہ تیر و کمان لائے ہیں

غلامِ صاحبِ لولاک ہم ہیں اے تنویرؔ
نئی زمین نیا آسمان لائے ہیں

جاپان میں احمدیہ اسلامک ریسرچ گروپ کے قیام پر

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا گراں قدر پیغام

از مکرم عبدالمنان خان صاحب لاہور

ذیل میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا وہ مکتوب اور پیغام پیش کیا جاتا ہے جو آپ نے احمدیہ اسلامک ریسرچ گروپ (جاپان) کے قیام پر ارسال فرمایا۔ یہ پیغام انگریزی زبان میں تھا گو اس قیمتی دستاویز کا ترجمہ کر کے اس کے مفہوم کو اردو میں منتقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن وہ بلاغت اور نفاست جو چوہدری صاحب موصوف کی اصل انگریزی تحریر میں پائی جاتی ہے۔ اس کا بدل مشکل ہے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ یہ گروپ بدستور قائم ہے۔ اور مخالف حالات کے باوجود ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ یہاں پر میں خصوصاً تین جاپانی ممبران کا ذکر کر کے دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ اول نمبر پر مسٹر نور احمد تھکائی ہیں جو میرے جاپان سے واپس آ جانے کے بعد گروپ کا کام بڑی تندہی اور اخلاص سے سنبھالے ہوتے ہیں۔ وہ ہمارے گروپ کے سیکرٹری جنرل ہیں۔ خود انجینئر ہیں اور ایک کنسٹرکشن کمپنی کے منیجر بھی ہیں۔ اپنے اخلاص اور مالی قربانی میں بہت پیش پیش ہیں۔ اور گروپ کے باقی ممبران میں سے ہیں۔ دوسرے نمبر پر میرے عزیز دوست مسٹر بشیر احمد آئیتو ہیں جو انجینئر ہیں۔ اور ٹوکیو یونیورسٹی میں میرے کلاس فیلو رہ چکے ہیں۔ سلسلے کے لٹریچر کے جاپانی ترجمہ اور اس کی نشر و اشاعت میں میرے دست راست رہے ہیں۔ اور اب تک احمدیہ گروپ کے چیئرمین بھی ان کے متعلق ایک افسوس ناک خبر آئی ہے کہ ایک حادثہ میں شدید طور پر مجروح ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ سے ان کے دماغ پر بھی اثر ہے۔ پچھلے دو ماہ سے ہسپتال میں ہیں۔ دوست اپنے اس جاپانی بھائی کو اپنی دلی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

تیسرے نمبر پر پروفیسر احمد یوشیدا ہیں۔ جونہی یہ اعلانیہ ہمارے گروپ کے رکن بنے ان کی بعض حلقوں کی طرف سے شدید مخالفت شروع ہو گئی۔ پچھلے سال برائے تعلیم یہ ربوہ آنے کے لئے تیار تھے۔ لیکن بعض روکاوٹوں کی وجہ سے اپنی اس خواہش کو عملی جامہ نہ پہنچا سکے۔ ان کی طرف سے اطلاع آئی ہے کہ وہ بمبئی پہنچ چکے ہیں اور کچھ عرصہ ہندوستان میں قیام کرنے کے بعد پاکستان بھی آئیں گے۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا پیغام درج ذیل ہے۔

پیغام بنام ممبران احمدیہ اسلامک ریسرچ گروپ ٹوکیو (جاپان)

"میں آپ کی خدمت میں نہایت ادب اور خلوص سے سلام پیش کرتا ہوں۔ اب جاپانی معاشرہ کے احیاء اور نشأۃ ثانیہ کا زمانہ ہے جس میں آپ کی حیثیت اسلام کے داعی کی سی ہے۔ یہ معاشرہ دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کا شکار رہ چکا ہے۔ اور اب نئے سرے سے علمی جستجو میں کوشاں اور مادی ارتقا کے راستے پر نئی امنگوں اور نئے ولولوں کے ساتھ گامزن ہے۔ ترقی ایک متقابل اور اضافی اصطلاح ہے۔ سائنسی اور ٹیکنیکی ترقی کا موازنہ اخلاقی اور روحانی اقدار کی نشو و نما کے ساتھ بخوبی کیا جا سکتا ہے۔

نوع انسانی یقیناً ترقی کے نئے دور کا آغاز کر چکی ہے۔ اس دور کی سب سے امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ دنیا سائنسی علوم و فنون کی اتھاہ گہرائیوں تک پہنچنے کے لئے بڑی تیزی سے رواں دواں ہے اور مادی قدرت کی طاقتوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے اور ان پر مکمل عبور حاصل کرنے کے لئے شب و روز کوشاں ہے۔ اس کے نتائج بڑے امید افزا نظر آ رہے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی خوف۔ ڈر اور نا امیدی کے سیاہ بادل بھی امڈتے دکھائی دے رہے ہیں۔ جو طاقت میں اضافہ کا باعث ہوتی ہے نہ اسے خدا کی دین سمجھنا چاہیئے۔ خوف ان شکوک کا نتیجہ ہے جو وسیع تر علم کو استعمال میں لانے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ وہ علمی وسعت ہے جس کی انسانیت دن بدن بڑھتی ہوئی تعداد میں وارث بنتی جا رہی ہے۔ علم کی بدولت انسانی ہاتھوں میں لامحدود طاقت کی موجودگی بھی بھیانک خطرے کا باعث ہو سکتی ہے۔ کیا اس بات کا یقین ممکن ہے کہ یہ طاقت انسان کی مکمل فلاح و بہبود کے لئے بروئے کار لائی جائے گی۔ تا کہ اسے غلط طور پر استعمال کرنے کا خدشہ جاتا رہے؟

جہاں تک انسان کو ان معاملات میں آزادانہ رائے قائم کرنے کا حق ہے، اس کی کوئی گارنٹی (ضمانت) نہیں کہ علم اور طاقت کو کیسے استعمال کیا جائے یا صرف مذہب کا دارہ اختیاری راہنمائی اختیار کر سکتا ہے۔ اور یہ راہنمائی ہر قسم کی فلاح و بہبود پر مشتمل ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس خوف و ہراس کا بھی خاتمہ کر دے گی۔ جو سیاہ بادلوں کی نعمتوں کے غلط استعمال کی وجہ سے اس وقت تمام دنیا پر چھایا ہوا ہے

ضرورت اس امر کی ہے کہ سائنس کی بدولت ہر لحظہ بڑھتے ہوئے قوت کے اس اثاثہ کا استعمال اور اس میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کی کوشش اخلاقی اور روحانی اقدار کے ہاتھ میں ہو۔ ورنہ تباہی ہی تباہی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اسلام عقیدۂ توحید کا پرچار کرتا ہے اور انسان کو واضح طور پر اس کے اعمال کے لئے دنیا و آخرت میں جواب دہ ٹھہراتا ہے۔ یہی وہ بات ہے جو خدائی تعلیم کا اعتراف کراتی ہے۔ اور اس تعلیم پر قائم رہنا ہی صحیح اور نیک افعال کا پیش خیمہ ہوگا۔

خدا کی وحدانیت پر یقین رکھنے کا مطلب اس صداقت اور حقیقت کا اعتراف ہے کہ دنیا میں اور کوئی ایسی ہستی نہیں جسے انسان کی عبادت اور پرستش کے لائق سمجھا سکے۔ وہی ہے جو تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے۔ اس کے علاوہ ہر وہ چیز جو خدا تعالےٰ نے تخلیق کی ہے انسان کے تابع ہے۔ اس کی ذات اور صفات کا کوئی شریک کا حصہ دار نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی مثیل ہے۔

فی زمانہ جو دکھ اور خرابیاں انسان کو پریشان کر رہی ہیں۔ اور آئندہ اسے غرق کرنے کے درپے ہیں۔ ان کا علاج صرف یہی ہے کہ انسان مکمل یکسوئی کے ساتھ خدا سے صلح کرے اور یہ عہد کرے کہ "اے خدا تیری مرضی پوری ہو نہ کہ میری" آج انسانیت بھڑکتی ہوئی آگ کے کنارے پر کھڑی ہے۔ صرف خدا کی رحمت اور اس کا کرم ہی اسے بچا سکتا ہے۔ خدا کے فضل اور اس کی رحمت کو حاصل کرنے کے لئے بنی نوع انسان کو صرف اسی ذات کی طرف جھکنا چاہیئے۔ جو ہمیشہ مہربان ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ باقی ہر اس چیز کو چھوڑ دینا چاہیئے جو کبھی بھی اس کے ساتھ شریک ٹھہرائی گئی ہو۔ جو کبھی بھی بجائے اس کے انسانی ذہنوں میں آئی ہو اور جس سے کہ انسانوں نے پناہ چاہی ہو۔ انسان کی نجات کا واحد ذریعہ اسی امر میں پنہاں ہے۔"

خلافتِ ثانیہ پر پچاس سال پورے ہونے کی پرمسرت تقریب پر

لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر کی مبارکباد

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ خلافت ثانیہ کے قیام پر پچاس سال پورے ہونے پر اللہ تعالےٰ کا بے حد شکر ادا کرتے ہیں۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دلی مبارکباد عرض کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ مولا کریم آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

نصرت راشدی صدر لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ

قدیم انجیلوں میں محمدؐ اور احمدؐ دو نبیوں کے ظہور کی پیشگوئی

صداقت پیغمبر اسلام پر قدیم نصاریٰ نجران کی فیصلہ کن بحث

از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری مربی سلسلہ حال ربوہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ مباہلہ اور کلیسیائی نجران میں عیسائی علماء کا احتجاج

مسلمانوں اور عیسائیوں کے قدیم لٹریچر کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم مذہبی کتب اور اناجیل میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد دو نبیوں کے ظہور کی پیشگوئی صراحتاً موجود تھی جن میں سے ایک نبی کا نام محمدؐ اور دوسرے نبی کا نام احمدؐ بتایا گیا تھا اور یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ دونوں نبی مختلف زمانوں میں ایک دوسرے کے بعد ہوں گے۔

اس سلسلے میں حال ہی میں ہمیں چند تازہ اور جدید حوالے ملے ہیں جنہیں ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ امید ہے احباب کے لئے ازدیادِ ایمان اور متلاشیانِ حق کے لئے ہدایت کا باعث ہوں گے۔

صاحب بحار الانوار علامہ محمد باقر مجلسی مرحوم نے باب المباہلہ کے عنوان سے ایک باب قائم کیا ہے جس میں آیت مباہلہ کی تفسیر میں علامہ طبرسیؒ کی روایت ابن عباسؓ۔ قتادہؒ اور حسنؒ سے نقل کی ہے جو بڑے سائز کے ۲۰ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے اس تفصیلی روایت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس "دعوتِ مباہلہ" کی تفصیلات درج ہیں جو آپ نے نصاریٰ نجران کو دی تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوت مباہلہ والے خط کے جواب پر غور کرنے کے لئے نجران کے قدیم عیسائی پادری اور علماء بڑی کلیسیا میں جمع ہوئے تھے جہاں پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور دعوے کی صداقت کے متعلق کئی روز تک بحث ہوتی رہی بڑے سوالات و جوابات ہوئے۔ ان سوالات وجوابات اور بحث کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے صاحب بحار الانوار نے بعض دلچسپ باتوں کا انکشاف کیا ہے جن پر علماء نصاریٰ کے دو گروہوں میں کئی مجلسوں میں مباحثہ ہوتا رہا بحث یہ تھی کہ آیا یہ محمدؐ ہی وہ نبی ہے جس کی پیشگوئیاں ہماری کتب میں ہیں یا وہ اس کے بعد آنے والا ہے جس کا نام احمدؐ ہوگا ایک فریق کا دعوےٰ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد قیامت تک یکے بعد دیگرے دو نبی ہوں گے ایک محمدؐ اور دوسرا احمدؐ دوسرا فریق کہتا تھا کہ محمدؐ اور احمدؐ ایک ہی پیغمبر کے دو نام ہیں جس کے ظہور کی خبر دی گئی ہے علماء نصاریٰ میں سے ایک عالم کا نام عاقب، دوسرے کا نام حارثہ اور تیسرے کا نام سید تھا جنہوں نے مجالس مباحثات میں حصہ لیا۔ تینوں علماء نصاریٰ کے تین فریق کے ممتاز مذہبی پیشواؤں میں سے تھے اور بہت سے عیسائی اور بعض مسلمان بھی اس مباحثہ کو سننے کے لئے موجود تھے۔

تیسری مجلس مباحثہ

نجران کے عیسائی علماء کے مباحثہ کی دو مجلسوں کے بعد تیسرے روز تیسری بڑی مجلس منعقد ہوئی جس کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے صاحب بحار الانوار لکھتے ہیں کہ ایک فریق کے عالم نے جس کا نام عاقب تھا دوسرے فریق کے عالم کو جس کا نام حارثہ تھا کہا:-

اے حارثہ! تو اسے (محمدؐ کو۔ ناقل) صرف قریش کا پیغمبر سمجھتا ہے۔ پس اس میں تو نے جو تا نہ لیا حق ہے جو غلطی سے ملا ہوا ہے۔ (یعنی پیشگوئی کے مطابق وہ صرف قریش کے نبی نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے نبی ہیں ناقل) حارثہ نے کہا کیوں؟ کیا تو اس کی (محمدؐ کی ناقل) نبوت و رسالت کے شواہد کا اعتراف نہیں کرتا؟ عاقب نے جواب دیا

بلی لعمیر واللّٰہ ولکنھما
نبیان رسولان یعتقبان
بین مسیلم اللّٰہ عزوجل
وبین الساعۃ اشتق
اسمہ احدھما من صاحبہ
محمدؐ واحمد بشر باولھما
موسیٰؑ وثنا فیھما عیسیٰؑ

یعنی کیوں نہیں! اللہ کی قسم! لیکن وہ دونوں (محمد و احمد) دو نبی اور دو رسول ہیں جو ایک دوسرے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قیامت کے درمیان ہوں گے۔ دونوں کا نام ایک دوسرے کے نام سے نکلا ہوا ہے۔ محمد اور احمد۔ ان میں سے پہلے نبی کی بشارت حضرت موسےٰ علیہ السلام نے دی تھی اور دوسرے کی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے . . . پس یہ وہ وعدہ ہے جس کے ذریعہ اللہ عزوجل نے احمد پر رحمت بھیجی۔ جب کہ اپنے خلیل حضرت ابراہیمؑ پر بھیجی تھی جو احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے براہین اور تائید کی صورت میں ہیں۔ جن کی خبر خدا تعالےٰ کی پہلی کتب نے دی ہے۔ حارثہ نے کہا پس کیا یہ تیرے نزدیک ای ابا واثلہ! پکی بات ہے کہ یہ دو نام محمد اور احمد دو الگ الگ شخصیتوں کے نام ہیں جو دو نبی اور رسول ہیں اور دو مختلف زمانوں میں ہوں گے۔ عاقب نے کہا ہاں حارثہ نے کہا اس میں تجھے کچھ شک تو نہیں عاقب نے کہا قسم ہے مجھے اپنے معبود کی یقین جان مجھے اس میں کوئی شک نہیں۔ یہ دن سے بھی زیادہ روشن ہے اور دن کے لفظ پر اس نے سورج کی طرف اشارہ کیا۔

صحیفۂ شمعون کی پیشگوئی

یہ بحث جاری تھی کہ سید نامی ایک اور عالم عیسائی نے مداخلت کرتے ہوئے "صحیفۂ شمعون" کی طرف مجلس کو توجہ دلائی اور حارثہ اور عاقب سے مخاطب کرتے ہوئے کہا میں ایک تیسرے ماخذ (کتاب) سے اس تذکرہ کی تائید کرتا ہوں۔

کیا نادرہ میں جو اہل سیریا (شام) کی زبان سے عربی زبان میں منتقل ہوئی ہے یعنی "صحیفۂ شمعون بن حمون الصفا" جس کے وارث شمعون سے اہل نجران ہوئے سید نے کہا کہ کیا اس میں ایک طویل کلام کے سلسلے میں یہ نہیں کہا گیا ہے کہ جب رشتہ داریاں منقطع ہو جائیں گی اور بڑے لوگ بگڑ جائیں گے تو اللہ تعالےٰ اپنے بندے فارقلیطا کو اپنی رحمت اور عدل کے ساتھ بھیج دے گا۔ عرض کی گئی کہ فارقلیطا کون ہے؟ اے خدا کے مسیح! فرمایا احمد نبی خاتم اور وارث دیا ہے جس پر اللہ اس کی زندگی میں بھی برکت ورحمت بھیج دے گا اور جب اسے اللہ اٹھا لے گا تو اس کے بعد اس کے ایک پاک اور بہتر بیٹے کے ذریعے اس پر درود ورحمت بھیج دے گا آخر زمانہ میں ہوگا۔ اس بات کے بعد کہ دین کی جڑیں کھوکھلی ہو گئی ہوں گی اور بڑے بڑے علماء ڈھے گئے ہوں گے پس وہ اس وقت تک رہے گا کہ دین پھر اسی حالت میں لوٹ آئے گا جس حالت میں وہ شروع ہوا تھا اور اس کی خلافت کو اللہ تعالےٰ اس کے عہد میں مضبوط کرے گا اور اس کے بعد اس کی اولاد میں اسے رکھے گا یہاں تک کہ اسے تمام خشکی پر پھیلا دے گا۔ حارثہ نے کہا احمد کے متعلق تم نے عبارات پڑھیں اور جب تم نے پڑھا حق ہے سید نے کہا کہ حق تو ہے مگر یہ اعزاز اس کے لئے نہیں جس کے ہاں نرینہ اولاد نہیں ہے۔ حارثہ نے کہا ہاں کیا محمد کی کوئی نرینہ اولاد نہیں؟ سید نے کہا کیا تمہیں اپنے آدمیوں کے ذریعے یہ معلوم نہیں ہوا کہ اس کے دو نرینہ لڑکے مر چکے ہیں۔ حارثہ نے کہا کہ کس وجہ سے تم نے اس کی (محمد کی) نبوت کی شہادت دی ان دونوں نے جواب دیا اس لئے کہ ہمارے پاس اس کے لئے اناجیل اور گذشتہ کتابوں کی شہادتیں پہنچ گئیں تو اس نے کہا کہ جب محمدؐ کے لئے نبوت کو تم نے واجب کر لیا پس یہ کہاں سے تم نے خیال کیا کہ وہ وارث اور حاشر تمام دنیا کے لئے رسول نہیں ان دونوں نے جواب دیا کہ تو نے بھی اور ہم نے بھی جان لیا۔ پس ہم اس بات پر جھگڑا نہیں کرتے کہ حجۃ اللہ منتہی نہیں ہو سکتا۔ اور وہ خدا کا کلمہ ہے جو آخر تک جاری ہے جب تک دن اور رات جاری ہیں اور سب لوگوں میں سے صرف دو شخص باقی رہ گئے ہیں اور ہم پہلے یہ سمجھتے تھے کہ محمدؐ ہی وہ شخص ہے جو قائد ہے پس جب خدا نے اسے ابتر بنایا ہے یعنی اس کی کوئی نرینہ اولاد نہیں تو ہم نے جان لیا کہ یہ وہ نہیں ہے . . وہ نبی آنے والا ہے اور محمدؐ کے بعد رہنے والا ہے اس کا نام محمد کے نام سے مشتق ہے اور وہ احمد ہے جس کی رسالت اور نبوت خاتمہ کی خبر مسیح علیہ السلام نے دی ہے اور اس کی ملک اس کا قادر اور تمام لوگوں کو خدا کے نام پر جمع کرنے والا بیٹا ہوگا لیکن وہ اس کی ذریت سے اس کے بعد سے وہ زمین کی بستیوں اور جو کچھ ان بستیوں کے درمیان خشکی وتری وغیرہ ہے کا مالک اور وارث ہوگا۔ اور یہ وہ خبر ہے جو اناجیل کے صحیفوں میں پھیلی ہوئی ہے اور ہم نے یہ خوب کھول کر بیان کر دی ہے اور ابھی ابھی اس کا ذکر ہو چکا ہے پس اس کے تکرار کی ضرورت نہیں (باقی صفحہ ۸)

یادِ رفتگان

قادیان میں ایک سانحۂ ارتحال

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب مؤلف اصحاب احمد۔ قادیان

مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب معاون ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی اہلیہ محترمہ تنکو بی بی صاحبہ ۲/۳ فروری کی درمیانی شب کو قریباً تین بجے زچگی میں پیچیدگی پیدا ہونے پر بعمر پینتیس سال داغ مفارقت دے گئیں۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

تقسیم ملک کے بعد بوجہ زچگی یہ پہلا حادثہ فاجعہ تھا اور اس وجہ سے کہ نومولودہ بچی (جس کا نام مکرم مرزا وسیم احمد صاحب نے امۃ الصبور رکھا ہے) ہی والدہ کی پرورش سے محروم نہیں ہوئی بلکہ دیگر دو بچیاں اور تین بچے بھی۔ جن کی عمر تین سال سے پونے بارہ سال تک ہی ہے اور موجودہ غیر معمولی حالات میں جب کہ بہت سے خاندان اپنے اقارب کی ہمدردانہ امداد سے یکسر محروم ہیں۔ ان بچوں کی پرورش ان کے والد محترم کے لئے ایک عظیم مسئلہ ہے۔

مرحومہ کی بڑی بہن محترمہ فتح بی بی صاحبہ مولوی صاحب موصوف کی زوجیت میں تھیں جو ۱۹۴۷ء میں ایک پانچ سالہ بچہ (عزیز نور احمد صاحب ناصر متعلم درجہ چہارم تعلیم الاسلام کالج ربوہ) چھوڑ کر وفات پا گئیں۔ تو عزیز کی پرورش کے مدنظر مرحومہ تنکو بی بی صاحبہ سے مولوی صاحب نے شادی کی تھی۔ مرحومہ نے مولوی صاحب کے ہاں اپنی بہن کے پاس ہی سالہا سال تک پرورش پائی تھی۔

مرحومہ نہایت منکسر المزاج۔ خاموش طبع۔ صابر و شاکر۔ دعاگو۔ جفاکش۔ مستقل مزاج۔ وفا شعار بیوی۔ باحیا اور کفایت شعار تھیں۔ سالہا سال تک نہایت عسر کی حالت میں گزارہ کیا اور ہمیشہ بہترین صبر کا نمونہ دکھایا۔ جن افراد نے ان کے وطن میں مولوی صاحب کا ہزارہا روپیہ کسی وجہ سے نہیں دیا تھا۔ باوجود سخت تنگی کے ان کا شکوہ تو الگ رہا ہمیشہ بچوں کو تاکید کرتیں کہ ان لوگوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ ان کو مالی فراخی عطا کرے۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی (ناظر امور عامہ و خارجیہ) مرحوم کے کھانے کا انتظام قریباً تین سال تک کیا۔ اور کھانا اور ناشتہ تین وقت بہترین اور عین وقت پر نہایت باقاعدگی سے بھجواتے اور ایسی خدمات کو بطیب خاطر کرتی تھیں۔ مرحومہ کو رؤیا صادقہ ہوتی تھیں۔ ان کے خاوند کی شدید بیماری سے قبل ہمیشہ خواب میں کسی نے جگا دیا اور کہا کہ اٹھو دعا کرو مصیبت آنے والی ہے۔ چنانچہ مرحومہ بچوں کو ساتھ شامل کر کے دعائیں کرتیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شدید بیماری سے ان کے خاوند کو شفا عطا کر دیا۔ گذشتہ رمضان مبارک میں دو دفعہ رات کو سہواً گھر کا بیرونی دروازہ کھلا رہ گیا۔ ہر دو راتوں کو مرحومہ کو سوتے میں کسی نے آواز دے کر اس کی اطلاع دی اور وہ اٹھ کر دروازہ بند کرتی رہیں۔ اس اندوہناک حادثہ کے متعلق بھی مرحومہ اور ان کے خاوند کو منذر خوابیں آئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ باوجود باطنی اور ظاہری کوشش کے ان کی وفات واقع ہو گئی۔ بوقت زچگی دائی اور انچارج احمدیہ شفاخانہ جو غلام ربانی صاحب کے علاوہ ڈاکٹر کیدار ناتھ صاحب بھی علاج میں مصروف رہے۔ لیکن قضا پر دوا بھلا کیونکر غالب آسکتی تھی؟

پروگرام یہ تھا کہ زچگی کے بعد وہ والدین و اقارب سے ملاقات کے لئے پاکستان جائیں گی لیکن ۲۶ دسمبر کو قافلہ جانے سے قبل رات کو اچانک ان کے جانے کا فیصلہ ہو گیا۔ اور وہ آخری دفعہ اپنے والدین اور اقارب سے ملاقات کر آئیں۔ وہ اس امر پر بہت فرحاں و شاداں تھیں اور بار بار اس امر کا ذکر کرتی تھیں کہ جلسہ سالانہ کے بعد ہم قادیان کی دو تین مستورات سیدنا حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتی تھیں۔ ملاقات کا موقعہ ملا۔ یہ سنکر کہ ہم قادیان سے آئی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے بٹھا دیا جائے۔ چنانچہ دس بارہ منٹ تک حضور بیٹھے قادیان کی یاد میں منہ پر رومال رکھے رہے اور حضور کی آنکھیں پرنم رہیں۔ پھر حضور لیٹ گئے اور ہم حضور کی زیارت سے سیر ہو کر واپس لوٹیں۔ قادیان سے باہر کی ایک دو مستورات ہماری شکر گزار ہوئیں کہ آپ کی وجہ سے ہمیں بھی زیارت کا موقعہ ملا۔

مرحومہ محترم چوہدری خیر الدین صاحب بلوڑ سکنہ رامپور بھٹہ تحصیل لدہر ضلع انبالہ حال چک ۲۹۵ گ۔ ب۔ بیر بانوالہ ضلع لائلپور کی دختر تھیں۔ چوہدری صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ کو بڑھاپے میں یہ صدمہ دیکھنا پڑا ہے۔ جذباتی رنگ میں پہلے ہی تکلیف زدہ تھے کہ ۲۸ جون ۱۹۵۱ء سے ان کی دختر قادیان آچکی تھیں اور شاذ و نادر ہی ملاقات ہوتی تھی۔ اب مرحومہ کے بچوں اور بچیوں کے مستقبل کا بھی فکر دامنگیر ہو گیا ہے۔ احباب غمزدہ والدین۔ خاوند۔ بھائیوں اور مرحومہ کے بچوں کے لئے اور مرحومہ کی مغفرت اور رفع درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مکرم امیر صاحب مقامی نے جنازہ پڑھایا اور وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ اللھم اغفرلھا وارحمھا۔ آمین

کرنل ملک سلطان محمد خاں صاحب مرحوم و مغفور کی یادیں

از مکرم شیخ نور احمد ایڈووکیٹ — لاہور

یونہی ۱۹۴۲ء میں خاکسار برطانوی فوجی افسروں کو اردو پڑھانے کی ملازمت پر رزمک چھاؤنی (وزیرستان) چلا گیا جسے عرف عام میں "میر منشی" کہا جاتا تھا۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء کے شروع میں مجھے توپ خانہ سے ۱۳/۱۵ الف الیف۔ آر میں تبدیل کر دیا گیا۔ اور اس رجمنٹ میں ان دنوں ملک سلطان محمد خاں صاحب مرحوم و مغفور اور مشہور میجر جنرل بختیار رانا صاحب دونوں کیپٹن تھے۔ پہلی نظر میں ہی ملک صاحب محترم کو میری کلاہ طرے دار سفید پگڑی داڑھی، اچکن اور شلوار دیکھ کر میری طرف توجہ ہوئی۔ اور اپنے ایک احمدی حوالدار کلرک مختار صاحب آف گوجرانوالہ کو بلا کر کہا کہ رجمنٹ میں نیا میر منشی آیا ہے۔ میرا دل کہتا ہے کہ احمدی ہے پتہ کر کے مجھے بتانا۔ چنانچہ انہوں نے مجھے پوچھا اور جا کر بتانے سے ملک صاحب بے حد خوش ہوئے۔ مجھے چائے پر بلایا۔ بہت محبت سے ملے۔ آپ کو جب بھی کسی نئے احمدی کا پتہ لگتا تو اس سے ملاقات کے نتیجہ میں محبت کے آثار ان کے چہرہ سے عیاں ہوتے۔

اس پلٹن میں اردو کلاس کا انتظام شاذ و نادر ہی ہوتا تھا۔ کیونکہ جنگ کے ایام میں اور خاص کر رزمک جیسی چھاؤنی میں ایسا انتظام مشکل تھا۔ اسلئے زیادہ تر ہر ایک افسر کو جس نے اردو کا ابتدائی درجہ کا لازمی امتحان پاس کرنا ہوتا تھا الگ الگ پڑھانا ہوتا تھا۔ ایک دن میں کیپٹن ایڈمنڈز کو عصر کے وقت پڑھانے گیا تو محترم ملک صاحب کا ذکر آیا۔ میں نے عمداً کیپٹن ایڈمنڈز سے پوچھا کہ آپ کا کیپٹن سلطان صاحب کے متعلق کیا خیال ہے۔ اس نے احترام سے اور جذباتی انداز میں کہا

"He is an awfully nice gentleman"

مگر ذرا رک کر کہا

but he does not drink.

کہ "وہ نہایت ہی شریف اور نجیب آدمی ہے ..... مگر افسوس! کہ وہ شراب نہیں پیتا۔

چند دنوں کے بعد رجمنٹ کے مالی سے میری واقفیت ہو گئی۔ وہ ضلع ہزارہ کا خوبصورت جوان، لانبا گورا، خوبصورت داڑھی والا متدین قسم کا آدمی تھا اور خاصہ تعلیم یافتہ بھی تھا۔ مالی کو کسی نے بتایا کہ پلٹن کا نیا میر منشی "مرزائی" ہے۔ مگر عجیب بات تھی کہ وہ میری طرف بہت ملتفت ہوا۔ میں خیال کرتا تھا کہ میری کشش بڑی ہے مگر مالی نے ایک دن بتایا کہ "مجھے رزمک میں مالی کا کام کرتے کئی سال ہو گئے ہیں۔ اس چھاؤنی میں بے شمار مسلمان کمشنڈ افسروں کو دیکھنے کا موقعہ ملا۔ مگر میں نے آج تک کیپٹن سلطان صاحب جیسا مومن اور صحیح مسلمان نہیں دیکھا وہ نہ صرف یہ کہ شراب کبھی نہیں پیتے بلکہ کسی پینے والے کے نزدیک بھی نہیں بیٹھتے اور پابند نماز ہیں اور انگریزوں میں بھی کبھی کوئی حرکت نہیں کرتے۔ جو اسلام یا اخلاق کے خلاف ہو۔ پہلے میں کسی احمدی کا نام سننا یا شکل دیکھنا پسند نہ کرتا تھا مگر اب کیپٹن صاحب کی وجہ سے مجھے احمدیوں سے محبت ہو گئی ہے۔"

رزمک چھاؤنی میں انگریز فوجی افسر بھی طرے دار خاکی پگڑی باندھا کرتے تھے۔ محترم ملک صاحب جب وردی میں ملبوس اپنے مخصوص انداز میں پگڑی باندھ کر نکلا کرتے تھے تو تقریباً سب افسروں سے دراز قد اور حسن جسمانی کے باعث ممتاز نظر آیا کرتے تھے۔

بعد میں ترقی کر کے کرنل تک کا عہدہ حاصل کیا اور [illegible] فوجی کمان تک آپ کے سپرد ہوئی۔ کرنل صاحب مرحوم و مغفور سچے عاشق احمدیت اور نہایت شیریں کلام تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

آج شام کھیلتے ہوئے میری بچی بعمر ۷ سال گر گئی ہے۔ جس سے داہنے بازو کی ہڈی کلائی اور کہنی کے درمیان سے ٹوٹ گئی ہے۔ سخت پریشانی ہے۔ لہٰذا درویشان قادیان۔ بزرگان سلسلہ و برادران سے التجا ہے کہ وہ میری بچی کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

(محمد اسحاق الٰہی مجوعہ ایڈووکیٹ لاہور)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

—— ۱۵ $\frac{۱}{۶۴}$ تا ۲۱ $\frac{۱}{۶۴}$ ——

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی مع ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۱- مکرم جناب وسیع الدین صاحب دیناج پور مشرقی پاکستان	۱۵—۵۰
۲۲- مکرم عبدالقدیر خان صاحب شادیوال ضلع گجرات	۳۰ — ..
۲۳- مکرم رفیع الدین احمد صاحب (پتہ درج نہیں)	۱۰ — ..
۲۴- مکرم جناب ایم اے نرگس راولپنڈی	۱۰ — ..
۲۵- احباب جماعت احمدیہ لائلپور بذریعہ مکرم سید عطاحسین شاہ صاحب جنرل سیکرٹری	۵۰ - ۲۵
۲۶- مکرم صوبیدار میجر چوہدری عبدالقادر صاحب پنشنر قادرآباد ضلع لائلپور	۱۵۰ — ..
۲۷- محترمہ عائشہ بی بی اہلیہ " " " " "	۱۵۰ — ..
۲۸- مکرم نعیم اختر صاحب صدیقی دارالصدر غربی ربوہ	۱۰ — ..
۲۹- دوکانداران گولبازار ربوہ بذریعہ سردار عبدالحق صاحب شاکر واقف زندگی	۵۱ — ۸۰
۳۰- احباب جماعت احمدیہ حیدرآباد بذریعہ مکرم ملک محمود احمد صاحب	۱۰ — ..
۳۱- مکرم شیخ عبدالرشید صاحب فنرماٹسکار پور (سندھ)	۱۵۰ — ..
۳۲- محترمہ والدہ صاحبہ " " " " "	۱۵۰ — ..
۳۳- احباب جماعت احمدیہ اوکاڑہ بذریعہ مکرم چوہدری حاکم علی صاحب	۱۰ — ..
۳۴- " " " منڈی بہاءالدین بذریعہ چوہدری نذیر احمد صاحب	۲۰ — ..
۳۵- مکرم منشی محمد موسےٰ صاحب نورنگر فارم ضلع تھرپارکر (سندھ)	۱۷ — ..
۳۶- مکرم میر عبدالحمید صاحب رسالپور	۱۰ — ..
۳۷- محترمہ بیگم صاحبہ محمود احمد صاحب نوشہرہ	۲۵ — ..
۳۸- مکرم سید سہیل احمد صاحب ڈھاکہ مشرقی پاکستان	۷۲ — ..
۳۹- مکرم میاں محمد شریف صاحب " "	۳۰ — ..
۴۰- محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ " "	۵۰ — ..

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱- آرمی میں باقاعدہ کمیشن:- عمر $\frac{۱}{۶۴}$۳۰ کو ۱۷ تا ۲۲ - درخواستیں $\frac{۳۰}{۴}$ ۶۶ تک بنام جی اے ڈائرکٹوریٹ - جی - ایچ کیو راولپنڈی۔ فارم اپنے کالج سے لیں۔ (پ - ٹ $\frac{۳۰}{۴}$ ۶۶)

۲- داخلہ گیارھویں جماعت ملٹری کالج سرائے عالمگیر:- پری انجینئرنگ گروپ وآرٹس شرط:- عمر ۱۷ سال تک۔ فارم داخلہ و پراسپیکٹس دو روپے کا منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر بھیجکر کالج سے طلب ہوں۔ درخواستیں $\frac{۳۰}{۴}$ ۶۶ تک بنام کمانڈنٹ (پ - ٹ $\frac{۳}{۴}$ ۶۶)

۳- فل برائٹ فیلوشپس سنہ ۶۶-۱۹۶۵ء بمقابلہ: (۱) پوسٹ گریجوایٹ سٹڈی (۲) ٹیچر ڈویلپمنٹ (۳) ایڈوانسڈ ریسرچ (۴) لیکچرنگ - شرائط برائے (۱) فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن ماسٹرس ڈگری۔ عمر ۲۳ تا ۳۵۔ (۲) بی - ٹی یا بی ای ڈی۔ عمر ۲۵ تا ۴۵۔ ۳ سالہ تجربہ (۳) پی ایچ ڈی۔ عمر ۵۰ سال۔ پانچ سالہ تجربہ پروفیسر

فارم درخواست و تفصیلات یونائیٹڈ سٹیٹس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن پاکستان ۴۳۔ این - آئی - لائنز۔ صدر کراچی سے ۹۵ پیسے کی ٹکٹوں والا لفافہ بھیجکر طلب کریں۔

درخواستیں $\frac{۱۵}{۴}$ ۶۶ تک بنام ایگزیکٹو سیکرٹری (پ - ٹ $\frac{۵}{۴}$ ۶۶)

۴- آزاد کشمیر ریگولر فورس میں کمیشن:- شرائط: باشندہ آزاد کشمیر کلاس ون میٹرک فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن $\frac{۳۰}{۴}$ ۶۶ کو عمر ۱۸ تا ۲۴ — فارمہائے درخواست آزاد کشمیر ریگولر فورسز سینٹر اوجڑی کیمپ راولپنڈی سے یا اپنے کالج سے طلب کریں درخواستیں $\frac{۳۰}{۴}$ ۶۶ تک بنام اے کے او ایف سینٹر (پ - ٹ $\frac{۱}{۴}$ ۶۶)

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندے

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس تاریخ سے پہلے ہر جماعت کا چندہ عام وحصہ آمد وچندہ جلسہ سالانہ کا سال رواں کا بجٹ بھی پورا ہو جائے اور گزشتہ سالوں کے بقائے بھی وصول ہو جائیں۔

لہذا تمام جماعتوں کے عہدیداران سے التماس ہے کہ ان آخری دنوں میں ان چندوں کی وصولی کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور وصول شدہ رقم جلد جلد مرکز میں بھیجتے جائیں جو رقوم دس اپریل تک وصول ہو جائیں وہ ۱۵ تاریخ تک مرکز کو روانہ کر دی جائیں۔ اور اس کے بعد ۲۰ اپریل تک جو رقوم وصول ہوں وہ ۲۳ تاریخ تک ضرور بھجوا دی جائیں۔ اور اس کے بعد وصول ہونے والی رقوم کے متعلق بھی پوری پوری کوشش کی جائے کہ تیس اپریل تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں داخل ہو جائیں۔

(ناظر بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

رقوم بلا تفصیل:- بعض جماعتوں کے عہدیداران مال اور بعض دوسرے افراد چندہ کی رقوم بھیجتے وقت اس کی تفصیل نہیں بھیجتے کہ وہ رقوم کس کس مد میں جمع کی جائیں۔ ایسی تمام رقوم مد بلا تفصیل میں بطور امانت پڑی رہتی ہیں اور سلسلہ ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا تفصیل حاصل کرنے کے لئے بار بار لکھنے کے باوجود بھی بعض احباب تفصیل نہیں بھجواتے۔ لہذا تمام احباب کی خدمت میں جنہوں نے کوئی رقم بلا تفصیل بھیجی ہوئی ہے گذارش کی جاتی ہے کہ اس رقم کی تفصیل جلد از جلد ارسال فرمائیں اور آئندہ بھی ہر رقم بھجواتے وقت وضاحت سے لکھا جاوے کہ اتنی اتنی رقم فلاں فلاں مد میں داخل کی جائے۔ ورنہ تین ماہ انتظار کرنے کے بعد ایسی رقوم چندہ عام کی مد میں داخل کر لی جاتی ہیں۔ اور پھر بعد میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ ایسی صورت میں اگر کسی جماعت کا حساب خراب ہوگا۔ تو اسکی ذمہ داری جماعت متعلقہ پر ہی ہوگی۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اطفال کی رپورٹ

اللہ تعالےٰ کے احسان سے امسال جن مجالس اطفال الاحمدیہ کے اراکین کو توفیق ملی کہ وہ سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں شامل ہوئے۔ اب ان شامل ہونے والوں کا فرض ہے کہ وہ نہ صرف اپنی اپنی مجالس کے دیگر اراکین کو ہوشیار کریں بلکہ اردگرد کی مجالس اطفال الاحمدیہ کو بھی چست کر کے ترقی کی راہ پر چلا دیں۔ اپنے کام کی رپورٹ کا ذکر ماہانہ رپورٹ کارگزاری اطفال الاحمدیہ (جس کے لئے الگ فارم چھپے ہوئے مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ سے مل سکتے ہیں) میں ضرور کریں اور ایسی رپورٹیں ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک ضرور مرکز کو بھجوا دینی چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

"میرے لڑکے حفیظ احمد عمر ۹ سال ٹانگ جل جانے کی وجہ سے گزشتہ تین ہفتہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ عزیز کی ٹانگ کا اپریشن مکمل ہو کر آخری پٹی لگا دی گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ میرے بچے کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

خاکسار صوبیدار حمید احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈیارہ ضلع لاہور

۲- خاکسار کا لڑکا مبشر احمد محمود عرصہ ایک سال سے ٹی بی کا مریض ہے اور آجکل جنرل ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ خاکسار بھی سل جیسی خطرناک مرض میں مبتلا ہے۔ لاہور ہسپتال میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان وخاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر دو باپ بیٹے کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست۔

محمد عاشق احمدی سابق معلم وقف جدید ساکن متصل مکان $\frac{۵}{۱۲}$ پرانی منڈی پتوکی ضلع لاہور)

۳- محترم مولوی محمد عثمان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں دس دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ جملہ احباب کرام اور درویشان قادیان اور خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعائیں فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (جمیل احمد ابن محمد مسعود خان ڈیرہ غازیخاں)

۴- یکم اپریل کو میرے والد عبدالکریم خان صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خوشاب کا ہرنیا کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ تمام احباب جماعت نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ مولا کریم میرے والد صاحب کو جلد از جلد کامل صحت عطا فرماوے۔ (عبدالستار خان لاہور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۸ اپریل۔ شیخ عبداللہ نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنی رہائی کے بعد برصغیر میں فرقہ وارانہ امن کی کوشش کریں گے اور ہم خیال عناصر کی مدد سے اس مسئلہ کا حل تلاش کریں گے کشمیری لیڈر نے یہ بات جیل میں پریس ٹرسٹ آف انڈیا کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی انھوں نے کہا کہ وہ بھارتی وزیر اعظم سے ضرور ملاقات کریں گے اور اس میں کوئی چیز حائل نہیں ہو سکے گی شیخ عبداللہ نے کہا کہ میں بھارتی وزیر اعظم سے ملاقات کا قطعی ارادہ رکھتا ہوں لیکن مجھے اس سلسلہ میں ابھی تک پنڈت نہرو کا کوئی خط موصول نہیں ہوا۔ شیخ عبداللہ نے کہا کہ میں دہلی جاؤں گا تو وہ لوگ بھی میرے ہمراہ ہوں گے جو جیل میں میرے ساتھی رہے ہیں۔

کشمیری لیڈر نے کہا کہ فرقہ وارانہ امن اور بھائی چارہ ہمیشہ میری زندگی کا مقصد رہا ہے اور مجھے بڑی خوشی ہوگی اگر میں اقلیتوں میں اعتماد بحال کرنے کے لئے کچھ کر سکوں ان سے پوچھا گیا کہ کشمیر یوں کے نام ان کا پیغام کیا ہے تو انھوں نے کہا کہ میرا پیغام صرف ایک ہے۔

•۔ دمشق ۸ اپریل شام کے وزیر اطلاعات ڈاکٹر سمیع جندی نے بتایا ہے کہ حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک خطرناک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں اب تک ۵۰ افراد کی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے اور ملزموں کے قبضے سے سازش کے بارے میں دستاویزات اور اسلحہ بھی برآمد کیا گیا ہے۔ وزیر اطلاعات نے یہ اعلان گزشتہ روز یہاں ایک پریس کانفرنس میں کیا۔

•۔ لاپاز ۔ ۸ اپریل۔ یہاں سے شائع ہونے والے ایک اعلامیہ میں بولیویا کی کمیونسٹ پارٹی نے چین کے مقابلے میں روس کی حمایت کی ہے اور اس کے خلاف چین کی سرگرمیوں کی مذمت کی ہے اعلامیہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی اور حکمران انقلابی پارٹی کے درمیان داخلی پالیسی کے بارے میں اتفاق رائے ہو گیا ہے جو ان لچنا انقلابی پارٹی کے لیڈر ہیں۔

•۔ نکوسیا ۔ ۸ ۔ اپریل ۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ قبرص میں یونانی نوجوانوں نے ایک گاؤں میں اقوام متحدہ کے امن فوج کے ۸ سپاہیوں اور ان کی چار گاڑیوں کو روک لیا ہے۔

•۔ انقرہ ۸ اپریل ۔ ترکی کے سابق صدر جلال بایار کی" جو آج کل قیصری کے جیل میں قید کاٹ رہے ہیں، صحت اچھی ہے انھوں نے کل ایک سینما شو بھی دیکھا ہے کچھ عرصہ قبل یہ افواہ اڑی تھی کہ ان کی حالت خراب ہے اور انھیں بہت جلد ہسپتال بھیج دیا جائے گا۔

•۔ الجزیرہ ۸ اپریل ۔ الجزائر کے صدر بن بیلا نے بتایا ہے کہ گھانا کے صدر نکرومہ اسی سال الجزائر کا دورہ کریں گے انھوں نے مزید بتایا کہ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر بھی اس سال کے آخر تک ایک بار پھر الجزائر جائیں گے۔ انھوں نے الجزائر کی قومی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ وہ روس بلغاریہ اور چیکوسلواکیہ کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

•۔ کوالالمپور ۔ ۸ اپریل ۔ ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمن نے کہا ہے کہ کوئی خود دار قوم اپنے ملک میں غیر ملکی گوریلوں کی موجودگی جائز قرار نہیں دے سکتی۔ تنکو عبدالرحمن انڈونیشیا کے صدر سوکارنو کے اس بیان پر تبصرہ کر رہے تھے جس میں انھوں نے کہا تھا کہ ملائشیا کا جھگڑا طے کرنے کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ بورنیو میں انڈونیشیا کے گوریلوں کی موجودگی جائز قرار دی جائے تنکو عبدالرحمن نے یہاں ایک انتخابی اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے صدر سوکارنو کی تجویز کو ناقابل قبول قرار دیا انھوں نے بتایا کہ کوالالمپور میں حکومت ایک بل پیش کرے گی جس کے تحت گوریلوں کا قلع قمع کرنے کے لئے ہنگامی اختیارات حاصل کئے جائیں گے۔

درخواست دعا

میرا بچہ عبدالباسط بعارضہ ٹائیفائڈ بہت دنوں سے بیمار چلا آرہا ہے بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور جملہ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے مکمل صحت عطا فرما دے۔

(عبدالسلام۔ سلام ٹی سٹال ربوہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

یو ایس اے مینوفیکچرز / سپلائرز سے جو کہ ان کے پاکستان میں نمائندوں کی وساطت سے ٹنڈر مطلوب ہیں جن میں ایجنٹ کی کمیشن واضح طور پر درج ہو جیسا کہ مندرجہ ذیل آئٹموں کے لئے قیمتوں میں شامل ہے۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹورز اور مقداروں کی مختصر تشریح	مکمل ٹنڈر مسودہ جات کی قیمت جس میں پیکنگ اور پیکنگ چارجز شامل ہیں۔ (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱۔	P2/727/3-63(COMMODITY AID/64) آئل انجن ڈریون بیٹری چارجنگ پلانٹ مکمل ایک سیٹ	۱۰/- روپے	۱۳ اپریل ۱۹۶۴ء تا ۲۸ مئی ۱۹۶۴ء	۳۰ مئی ۱۹۶۴ء بوقت ۸ بجے	۳۰ مئی ۱۹۶۴ء بوقت ۹ بجے
۲۔	P2/726/3-63(COMMODITY AID/64) سٹیپ ڈاؤن ٹرانسفارمر = ایک عدد	۱۰/- روپے	ایضاً	ایضاً	ایضاً

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل انتقال) دفتر زیر دستخطی اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو آر کراچی کینٹ سے تمام کاروباری دنوں (ماسوائے جمعہ) کو اوپر دی گئی آئٹموں کے سامنے درج شدہ قیمت بصورت نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادا کرنے پر حاصل کئے جا سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹس، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ، رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفیکیٹ وغیرہ مذکورہ ٹنڈروں کے عوض قبول نہیں کئے جائیں گے۔) یو ایس اے کے ٹنڈر دہندگان ٹنڈر فارم کانسولیٹ جنرل آف پاکستان کے دفتر واقع ۱۳۔ ایسٹ ۶۲ ویں سٹریٹ نیو یارک ۲۱۔ این وائی سے بلا معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔

صرف مقررہ ٹنڈر فارموں پر موصول ہونے والی پیشکشیں ہی قابل غور ہوں گی۔

ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کے روبرو کھولے جائیں گے۔

۳۔ ٹنڈر یا اس سلسلے میں کسی قسم کی انکوائری یا رسم کی ترسیل زیر دستخطی کے ذاتی نام پر ارسال نہ کی جائے۔

اے حمید پی آر ایس

چیف کنٹرولر آف پرچیز۔ پی ڈبلیو آر۔ لاہور

ضروری اعلان

محمد بخش ولد احمد بخش نامی ایک شخص جو اپنے آپ کو بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان کا بتاتا ہے آج کل ضلع منٹگمری کی مختلف جماعتوں میں حیلوں بہانوں سے روپیہ مانگتا پھرتا ہے۔ احباب اس سے ہوشیار رہیں۔ (نائب ناظر امور عامہ)

مظلوموں کے ساتھ سب سے بڑی ہمدردی یہ ہے کہ ان کیلئے خصوصیت سے دعائیں کی جائیں

اسلام نے ہمدردیٔ نوعِ انسان پر بہت زور دیا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق روا نہیں رکھی

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی طرف سے خطبہ جمعہ میں دنیا کے مظلوم مسلمانوں کے لئے دعا کی پُرزور تحریک

ربوہ ۔۔۔۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۳۔ اپریل ۱۹۶۴ء کو نماز جمعہ سے قبل خطبہ دیتے ہوئے شفقت علیٰ خلق اللہ سے متعلق اسلامی احکام پر بدل وجان عمل پیرا ہونیکی پُرزور تلقین کی اور اس ضمن میں ان مسلمانوں کے لئے جن پر قبرص فلسطین کشمیر اور بھارت کے بعض علاقوں میں ظلم ہو رہا ہے خصوصیت سے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

خطبہ کے آغاز میں آپ نے شفقت علیٰ خلق اللہ سے متعلق اسلامی احکام واضح کرتے ہوئے فرمایا مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جائے تو رفتہ رفتہ وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان اُس وقت تک ہی انسان ہے جب تک وہ اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت اور احسان کا سلوک روا رکھتا ہے اسی لئے اسلام نے مخلوق کے ساتھ ہمدردی پر بہت زور دیا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں برتی ہے مسلمان اور غیر مسلم دونوں کیساتھ اس نے ہمدردی کی تعلیم دی ہے حتیٰ کہ اُس نے کہا ہے کہ ظالم اور مظلوم دونوں تمہاری ہمدردی کے مستحق ہیں۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر صحابہ کو نصیحت فرمائی انصر اخاك ظالمًا او مظلومًا۔ اپنے بھائی کی مدد کرو وہ ظالم ہو یا مظلوم یعنی ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد تم پر فرض ہے۔ اس پر صحابہؓ نے عرض کیا مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آتی ہے لیکن ہم ظالم کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا کہ تم ظالم کی مدد اُسکو ظلم سے باز رکھ کر کر سکتے ہو۔ سو گویا ظالم کو ظلم سے باز رہنے کی تلقین کرنا ظالم کی مدد کرنے اور اسکے ساتھ ہمدردی کرنے کے مترادف ہے۔

دورانِ خطبہ میں آپ نے مزید فرمایا کہ شفقت علیٰ خلق اللہ سے متعلق اسلام نے جو پُرحکمت تعلیم دی ہے دنیا ابھی تک اس سے غافل ہے اور اسے درخورِ اعتنا نہیں سمجھتی یہی وجہ ہے آئے دن دنیا کے مختلف علاقوں سے ایسی خبریں آتی رہتی ہیں کہ ایک قوم کے افراد دوسری قوم کے افراد کے ساتھ ظلم اور زیادتی کر کے انہیں طرح طرح کی اذیتیں پہنچاتے ہیں۔ اِس قسم کی خبریں ہمیشہ ہی بہت تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ آجکل بالخصوص ایسی خبریں بکثرت آرہی ہیں کہ دنیا کے مختلف علاقوں میں مسلمانوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ قبرص میں وہاں کی ترک آبادی پر جو تمام تر مسلمان ہے لیکن اقلیت میں ہے حملے ہو رہے ہیں۔ ادھر فلسطین سے مسلمانوں کو نکال کر وہاں یہودی ریاست قائم کر دی گئی ہے۔ وہاں کے جلاوطن مسلمان ابھی تک ہمسایہ ملکوں میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ اسی طرح کشمیر سے بھی متوحش خبریں آرہی ہیں۔ نیز بھارت کے مختلف شہروں میں فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں اور مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکالا جا رہا ہے۔ اِس قسم کی خبروں سے دل کو تکلیف ہوتی ہے کہ کیوں انسان انسان کا بیری ہے اور اس نے انسانیت کے تقاضہ کو کیوں بھلا دیا ہے۔ ان حالات میں ہم پر واجب ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد انصر اخاك ظالمًا او مظلومًا کے تحت ظلم کا طریق اختیار کرنیوالوں اور ظلم سہنے والوں دونوں کی دعاؤں سے مدد کریں۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ جو مقلب القلوب ہے ظالموں کو ظلم سے باز آنے کی توفیق عطا فرمائے اور جن کے ساتھ بلاوجہ ظلم روا رکھا جا رہا ہے انہیں ظلم سے نجات دے اور انکی حفاظت فرمائے۔ دعائیں بڑی طاقت ہے۔ اللہ تعالیٰ جو قادرِ مطلق اور ارحم الراحمین ہے یقیناً ہماری دعاؤں کو قبول فرما کر ایسے حالات پیدا کر سکتا ہے کہ آج مسلمانوں کیساتھ دنیا کے مختلف علاقوں میں جو ظلم روا رکھا جا رہا ہے اُس کا سدِباب ہو جائے۔

آپ نے فرمایا ہمارے لئے شفقت علی الخلق اللہ کے اسلامی احکام پر عمل پیرا ہونا اور بھی زیادہ ضروری ہے اسلئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے متعلق اسلامی احکام کو بڑی شدّ ومدّ کیساتھ پیش کیا ہے اور ہمیں ان پر عمل کرنے کی پُرزور تلقین فرمائی ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے شفقت علی الخلق اللہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرمعارف ارشادات پڑھ کر سُنائے اور فرمایا جب تک دنیا کی مختلف قومیں ہمدردیٔ نوعِ انسان سے متعلق اِس تعلیم پر عمل نہ کریں گی دنیا سے ظلم و زیادتی کا طریق ختم نہیں ہوگا۔ ہمیں چاہیئے کہ اِس تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ آجکل خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ دنیا کے مختلف علاقوں کے مظلوم مسلمانوں کی حفاظت فرمائے اور انہیں دوسروں کے ظلم سے نجات بخشے نیز ظلم کرنے والوں کو بھی عقل دے کہ وہ ظلم سے باز آکر سلامت روی کا طریق اختیار کریں اور نوعِ انسان کے سچے ہمدرد بنیں۔

آمین اللّٰھم آمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے؟

شیخ محمد عبداللہ اور دوسرے کشمیری رہنما رہا کر دیئے گئے

ریاستی عوام کی خواہشات معلوم کئے بغیر نئی دہلی جانے سے انکار

نئی دہلی: ۹۔ اپریل قریباً گیارہ برس کی نظربندی کے بعد شیر کشمیر شیخ عبداللہؐ کو کل جموں کی سپیشل جیل سے رہا کر دیا گیا۔ شیخ عبداللہ اور ان کے دوسرے ساتھیوں کے خلاف نام نہاد مقدمہ سازش واپس لے لیا گیا ہے شیخ عبداللہ جب رہا ہو کر جموں جیل سے باہر آئے تو کشمیری عوام بھاری تعداد میں ان کے استقبال کے لئے موجود تھے انھوں نے شیخ صاحب کو پھولوں کے ہاروں سے لاد دیا دریں اثنا شیخ عبداللہؐ نے کشمیری عوام سے ملے اور ان کے جذبات معلوم کئے بغیر پنڈت نہرو سے ملنے سے انکار کر دیا ہے پاکستان میں سیاسی مبصرین نے شیخ عبداللہؐ کی رہائی کو کشمیری عوام کی جدوجہد آزادی کی ایک زبردست فتح قرار دیا ہے۔ کل صبح مقبوضہ کشمیر کے ایڈووکیٹ جنرل راجہ جسونت سنگھ نے جو استغاثہ کے وکیل اعلیٰ بھی ہیں ایڈیشنل سیشن جج جموں مسٹر ایم اے ٹکو کی عدالت میں مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیراعظم شیخ محمد عبداللہ اور ان کے دوسرے ساتھیوں کے خلاف نام نہاد مقدمہ سازش واپس لینے کی درخواست پیش کی۔ عدالت نے استغاثہ کے وکیل اعلیٰ کی درخواست منظور کرتے ہوئے شیخ عبداللہؐ اور ان کے دوسرے ساتھیوں کو مقبوضہ کشمیر کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے الزام سے بری کر دیا اور ملزموں کے خلاف الزامات واپس لینے کے احکام بھی جاری کئے۔ اس کے بعد شیخ عبداللہؐ اور ان کے تیرہ دوسرے ساتھیوں کو سپیشل جیل جموں سے رہا کر دیا گیا۔ رہا ہونے والوں میں شیخ عبداللہؐ کی کابینہ کے وزیر مالی مرزا افضل بیگ، نائب وزیر مال خواجہ علی شاہ اور صوفی محمد اکبر شامل ہیں۔

اس نام نہاد مقدمہ میں مجموعی طور پر چھبیس افراد ملوث تھے جن میں سے بارہ کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ مفرور ہیں۔

شیخ عبداللہؐ رہائی پا کر جیل سے باہر آئے تو ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ لوگوں نے انھیں پھولوں کے ہار پہنائے اور جلوس کی شکل میں شہر کی طرف لے گئے۔ شیخ عبداللہؐ تین روز تک جموں میں کرایہ کے مکان میں رہیں گے۔ جو ان کی بیوی نے ان کے لئے لے رکھا ہے اس کے بعد آپ موٹرکار کے ذریعہ سری نگر روانہ ہوں گے وہ راستہ میں مختلف مقامات پر ٹھہریں گے اور کشمیری عوام سے ملاقات کریں گے۔

بھارتی حکام کی کوشش ہے کہ شیخ عبداللہؐ کو فوری طور پر نئی دہلی بلایا جائے اور اس سلسلہ میں بھارتی حکام پوری کوشش کر رہے ہیں لیکن باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ شیخ عبداللہ نے اس سے صاف انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ کشمیری عوام سے ملاقات کرنے سے قبل نئی دہلی نہیں جا سکتے۔ شیخ عبداللہ نے اس بات کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ وہ جب دہلی آئیں گے تو مرزا افضل بیگ اور اپنے دوسرے ساتھیوں کو ہمراہ لے کر آئیں گے۔ بھارتی حکام پوری کوشش کر رہے ہیں کہ شیخ عبداللہ کی ہمدردیاں حاصل کر لیں۔

باخبر حلقوں نے یقین ظاہر کیا ہے کہ شیخ عبداللہ مسئلہ کشمیر کے متعلق اپنے مؤقف پر قائم ہیں اور انھوں نے مقبوضہ کشمیر کے بھارت سے الحاق کے منصوبہ کو تسلیم نہیں کیا ہے۔

قدیم انجیلوں میں محمد اور احمد دو نبیوں کی پیشگوئی

بقیہ صفحہ ۳

حارثہ نے کہا میں نے جان لیا اور تین دن سے یہی بات دہرا رہا ہوں تاکہ لوگ یاد رکھیں اور حارث واپس آئے اور تم نے دو نبیوں کی محبت کا ذکر کیا ہے جو خدا کے مسیح اور قیامت کے درمیان بعد میں ایک دوسرے کے پیچھے ہیں ہم نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ دو نبی اسمٰعیل بن ابراہیم میں سے محمد ہے جو یثرب میں ہے اور دوسرا احمد ہے جو اس کے بعد آنے والا ہے اور یہ محمد جو قریش کا بھائی ہے میں اسے مانتا ہوں اور تم پر یہ معبود کی طرف احمد ہے جس کی خبر اللہ کی کتابوں نے دی ہے اور اس کی آیات اس پر دلالت کرتی ہیں اور وہ اللہ کی حجت ہے اور اس کا بچا خاتم اور وارث رسول ہے اور مریم کے بیٹے اور قیامت کے درمیان اس کے سوا کوئی دوسرا رسول اور حجت نہیں ہاں لوگ اس کے جانشین میں سے ہوں گے" (بحار الانوار ج ۶ صفحہ ۸۳۲ باب المباہلہ) اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ صحیفہ شمعون میں جو نجران کے عیسائیوں کے پاس بھی واضح طور پر یہ پیشگوئی موجود تھی کہ فارقلیط احمد ہے جس کی اولاد میں سے ایک باعظمت بیٹا بھی ہوگا۔ عدم گنجائش کی وجہ سے یہاں ہم نے عربی عبارات درج نہیں کیں تفصیل مطلوب ہو تو بحارالانوار ملاحظہ فرمائی جائے یہ کتاب علامہ محمد باقر مجلسی نے ۲۶ جلدوں میں لکھی تھی اور ۱۳۰۵ہجری میں بادشاہ وقت کے حکم سے ایران میں شائع ہوئی تھی مصنف "حیات القلوب" نے بھی فارسی زبان میں یہ بحث تفصیل سے اپنی کتاب کے صفحہ ۳۱۰ سے ۳۲۲ درج کی ہے۔ (باقی)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲